زیبناست کہ کوہ را بکاہے بخشند	عفو گنہم بنا توانی کردند

مقدمہ

ائمہ علما نے جواز مین اس وقوع تکفیر ذنوب کے کلام کیا ہے حضرت نے حقمین اہل بدر کے فرمایا تہا
ان اللہ طلع علیہم فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم رواہ ابن ابی شیبۃ
باسناد حسن یہ صیغہ جزم کا ہے اور صحیحین مین لفظ لعل اللہ آئی ہے صیغہ امر کا اسجگہہ واسطے
تکریم کے ہے یعنی بدری سے جو کام ہو گا بموجب اس وعدہ صدق کے وہ اوس گناہ پر ماخوذ
نہوگا یا اونکے اعمال سئیہ مغفور ہو جاتے ہین گویا سرے ہی سے صادر نہین ہوئے یا وہ لوگ
محفوظ ہین کہ اونسے کوئی سئیہ نہین ہوتا ہے اور طبرانی کا لفظ فانی غافر لکم ہے اور عروہ کا
لفظ مرسلاً فساغفر لکم ہے مراد اس غفران سے مغفرت آخرت ہے ورنہ دنیا مین کسی سے
حد ساقط نہین ہوتی ہے قرطبی نے کہا ہے وجود صلاحیت سے یہ لازم نہین آتا ہے کہ جس چیز کا
وہ صالح ہے وہ وقوع مین بھی آئے ولہذا اہل بدر باوجود اس بشارت کے ہمیشہ اعمال اہل
جنت کرتے رہے اور اگر کسی سے کوئی سئیہ ہو بھی گیا تو اوس نے جلد توبہ کرلی اور یہ قول کہ
وہ صدور گناہ سے محفوظ ہین ٹھیک نہین ہے مسطح بدری تھے اور عائشہ کے قذف مین مبتلا
ہوئے اور قصہ نعیمان کا مشہور ہے اور حاطب بن بلتعہ نے جو کیا وہ بھی معلوم ہے اس سے
معلوم ہوا کہ مراد استقبال ہے نہ ماضی اور لانا صیغہ ماضی کا واسطے تحقق کے ہے قدامہ بن
مظعون نے ایام عمر رضی اللہ عنہ مین شراب پی تھی اور محدود ہوئے تھے اور دربارہ صوم
یوم عرفہ آیا ہے کہ مکفر ذنوب دو سالہ ہے سال گذشتہ و سال آیندہ اس سے معلوم ہوا کہ تکفیر
قبل وقوع کے بھی جائز ہے عائشہ کو یہ دعا دی تھی اللہم اغفر لعائشۃ ما تقدم من

ذنبها وما تاخر وما اسررت وما اعلنت وما هو كائن الى يوم القيامة رواه ابن حبان
اور عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا غفر الله لك ما قدمت وما اخرت وما اسررت
وما اعلنت وما اخفيت وما ابديت وما هو كائن الى يوم القيامة اخرجه
ابن ابی شيبة مرسلا و هو قوی وله شواهد یہ دعا دلیل ہے جواز وقوع
پر اور شب قدر افضل ہے ہزار ماہ سے معہذا بعض لوگ بعض شب ہائے سال تمام میں بہ نسبت
اس شب کے زیادہ عمل کرتے ہیں پھر بھی عمل کرنا اس رات میں افضل ہوتا ہے غیر سے تیس ہزار بر
و جہ تک اس مغفرت کو بعض اہل علم نے صغائر پر حمل کیا ہے اور کہا ہے کہ کبائر بے توبہ کے
مغفور نہیں ہوتے ہیں اور استثنار کبائر کا حدیث وضو میں نزدیک مسلم کے آیا ہے فتح الباری
میں کہا ہے کہ یہ اوسکے مقتضی سے ہے کہ صغائر و کبائر دونون رکھتا ہے اور جسکے نزدیک صغائر ہین
وہ مکفر ہو جاتے ہیں اور جسکے نزدیک کبائر ہیں اونکو تخفیف کرکے بمقدار صغائر کر دیتے ہیں اور
جسکے لئے نہ صغائر ہیں نہ کبائر اوسکے حسنات زیادہ ہو جاتے ہیں انتہی علقمی نے کہا حدیث
من قام رمضان ايمانا واحتسابا الخ بظاہر شامل صغائر و کبائر ہے وبه جزم
ابن المنذر اور بعض نے کہا ہے مختص بصغائر ہے وبه جزم امام الحرمين اور بعض نے کہا ہے
اگر صغیرہ نہیں کیا ہے تو کبائر میں تخفیف کیجاتی ہے علی قاری کہتے ہیں شاید ماخذ انکا یہ آیت
ہے ان تجتنبوا كبائر ما تنهون عنه نكفر عنكم سيئاتكم لکن مذہب اہل سنت
کا یہ ہے کہ سوا شرک کے سب معاصی زیر مشیت ہیں اور جزم مغفرت کا خلاف قاعدہ
فقہ کے ہے اور اس سے سفہا کو جرأت بڑہتی ہے ہان ظاہر الفاظ سے غلبہ رجا کا عموم مغفرت
میں اخذ کر سکتے ہیں انتہی فج عمیق میں کہا ہے کہ شرک بخشا نہیں جاتا اور جو سوا شرک کے ہے
وہ مغفور ہوتا ہے اور کیا تعجب ہے کہ استثنائے کبائر کا باعتبار احکام دنیا کے ہو اسلئے کہ

دنیا مین بالاجماع عفو نہین ہے بلکہ حدود و تعزیرات وقصاص جاری ہوتے ہین اور ظاہر
احکام آخرت عموم ہے بسبب عموم آیت وشمول رحمت کے حالانکہ تخفیف کبائر کی وقت انعدام
صغائر کے نزدیک جمہور کے ثابت ہے سو یہ تخفیف اگر سرحد سقوط وتجاوز تک پہنچ جاوے تو
جائز ہے کوئی اس بلوغ سے مانع نہین ہے اہل بصیرت جانتے ہین کہ منجملہ کبائر کے بعض حقوق
خدا کے ہین اور بعض حقوق عباد کے جنکا قضا کرنا چاہیے مجرد حج سے تکفیر اونکی نہین ہوتی
ہے ہان جو ایسے حقوق ہین جنکا استدراک نہین ہو سکتا ہے جیسے شرب خمر ونحوہا یا فقدان
اہل حق یا عدم قدرت استحلال پر وہان امید غفران کی ہے اگرچہ حج مبرور ہو تو رپشتی نے کہا ہے
کہ اسلام ہادم ہر مظلمہ وگناہ ہے صغیرہ ہو یا کبیرہ مگر حج وہجرت مکفر مظالم نہین ہین اور حدیث محمول
ہے ہدم صغائر پر اگرچہ محتمل کبائر کی بھی بشرط توبہ کفر کے ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اسلام بھی ہادم
حقوق عباد نہین ہوتا ہے وبہ قال عیاض اور ابن عبد البر نے کہا ہے کہ تکفیر خاص ہے
ساتھ صغائر کے اور جسنے عام کہا اور کبائر کو بھی شامل رکھا اوسنے غلطی کی انتہی فتح عمیق
مین کہا ہے کہ حق اللہ وہ ہے جس سے عام عباد کے نفع کا علاقہ ہو اور کوئی شخص ساتھ
اوسکے مختص نہو جیسے حرمت زنا اور حق عبد وہ ہے جس سے مصلحت خاصہ کا تعلق ہو جیسے
حرمت مال غیر انتہی اور بعض اشیاء مین یہ دونون حق جمع ہوجاتے ہین جیسے زنا کہ باعتبار
تحریم کے حق اللہ ہے اور باعتبار مصلحت خاصہ کے حق عبد ہے یا جیسے سرقہ اور تفریح القلوب
مین حج کو مکفر کبائر کہا ہے اور تکفیر مظالم عباد کو مختلف فیہ ٹھیرایا ہے بعض نے کہا حج مکفر جملہ
صغائر وکبائر حقوق خدا ہے نہ مکفر حقوق عباد مین کہتا ہون حدیث ان الاسلام یہدم
ما کان قبلہ وان الہجرۃ تہدم ما کان قبلہا وان الحج یہدم ما کان
قبلہ شامل ہے جملہ صغائر وکبائر کو اسلیے کہ حرف ما صیغہ اسم عموم کا ہے نزدیک اہل اصول کے

اور ظاہر لفظ اسکو چاہتا ہے کہ حقوق خدا و عباد دونوں منہدم ہوجائین لکن اور احادیث سے مواخذہ کا حقوق عباد پر ہونا دار آخرت مین ثابت ہے اسلیئے حدیث حق عباد مخصص اس عموم کی ہوگی رہیے کبائر حقوق خدا سو توبہ اونکی مکفر ہوتی ہے اور بطریق خرق عادت یہ بھی ممکن ہے کہ بے توبہ بھی مکفر ہوجائین لکن تعین کبائر کی اور تشخیص مرتکبین کی نہین ہوسکتی ہے اور تکفیر صغائر کی غالباً بے توبہ بھی ہوتی رہتی ہے ان الحسنات یذھبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین حدیث مین آیا ہے کہ جمعہ تا جمعہ اور رمضان تا رمضان سیئات ما بینہما کی تکفیر کرتے ہین منہا جو کہ افرباً لتوبہ بطریق وجوب کے کتاب وسنت مین وارد ہے اسلیئے یہ بہتر ہے کہ مومن ہر کبیرہ و صغیرہ سے تائب و مستغفر رہا کرے یہ ندامت و انابت انشاء اللہ تعالیٰ موجب مغفرت کی ہوگی

رفتند در بہشت بدوزخ اگر روند	جمعی کہ شرمساری تقصیر بردہ اند

کتاب الطہارۃ

حدیث عثمان مین فرمایا ہے لا یسبغ عبد الوضوء الا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر رواہ ابن ابی شیبۃ والبزار واسنادہ حسن مراد اسباغ سے یہ ہے کہ پورا وضو کرے اسمین شک نہین ہے کہ موسم سرد مین آب سرد سے مثلاً پورا وضو کرنا اوسی شخص سے بنیگا جسکو امید مغفرت گناہان گزشتہ و آیندہ کی ہوگی اور حدیث ابو ہریرہ مین اسباغ وضو کو ماحی خطایا و رافع درجات فرمایا ہے رواہ مسلم والترمذی اور حدیث عثمان مین رفعاً آیا ہے کہ جس نے اچھی طرح وضو کیا اوسکی خطائین بدن سے نکلگئین یہانتک کہ ناخن کے نیچے سے متفق علیہ اسکی تفصیل عضو وار حدیث ابو ہریرہ مین نزدیک مسلم کے آئی ہے یہ احادیث شامل ہین گناہ گزشتہ و آیندہ و خرد و بزرگ کو لکن دوسری روایت عثمان

مین مالم یوت کبیرۃ آیا ہے رواہ مسلم اس سے فقط غفران صغائر کا سمجھا گیا ۴

کتاب الصلوٰۃ

حدیث سعد بن ابی وقاص مین فرمایا ہے جس نے اذان سنکر یون کہا اشهد ان لا اله الا الله رضیت بالله ربًا وبالاسلام دینا وبمحمد صلعم نبیاً وفی روایة رسولا تو اوسکے اگلے پچھلے گناہ سب بخشدئے جاتے ہین رواہ ابو عوانة ومسلم واهل السنن نووی نے کہا ہے کہ جمع کرنا درمیان لفظ نبیًا و رسولًا کے مستحب ہے اور اگر ایک ہی پر اقتصار کیا تو عامل بالحدیث ہوا انتہی مین کہتا ہون کہ بہتر یہی ہے کبھی نبیًا کہے اور کبھی رسولًا کبھی اولی ہر جمع سے عمر رضی اللہ عنہ رفعًا کہتے ہین کہ جب موذن اللہ اکبر کہے اور تم مین کوئی تا آخر اذان اوسی طرح سچے دل سے کہے تو وہ جنت مین جائیگا رواہ مسلم اور حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے تم جب اذان سنو تو اوسیطرح کہو جسطرح کہ موذن کہتا ہے پھر مجھپر درود بھیجو جو کوئی مجھپر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اوس پر دس بار درود کرتا ہے پھر اللہ سے میرے لئے وسیلہ مانگو کہ یہ ایک درجہ ہے جنت مین لایق نہین مگر ایک بندہ کو بندگان خدا سے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ مین ہی ہون جسنے میرے لئے وسیلہ مانگا اوسکے لئے شفاعت واجب ہوگئی رواہ مسلم ۵

آواز موذن چو شنیدی بشتاب	کاین بانگ صلاے خوان رحمت باشد

فصل تامین

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہین جسکی آمین فرشتون کی آمین کے موافق ہوگئی اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے رواہ مسلم وابن ماجہ

لکن لفظ ما تاخر فقط روایت نجد بن نصر مین نزدیک ابن وہب کے آیا ہے پس لیس ؞

صلوۃ الضحی

حدیث علی مرتضی مین رفعًا آیا ہے جس نے دو رکعت ضحی پڑہین ایمان و احتساب کی راہ سے اوسکے سارے گناہ اگلے پچھلے بخشے گئے اخرجہ آدم ابن ایاس حافظ ابن حجر نے کہا اسکی اسناد سخت ضعیف ہے مین کہتا ہون یہ حدیث ابو ہریرہ سے رفعًا یون آئی ہے من حافظ علی شفعة الضحی غفرت ذنوبه وان کانت مثل زبد البحر رواہ احمد والترمذی و ابن ماجة وروی نحوہ ابو داؤد عن معاذ الجهنی لفظ زبد البحر سے کثرت ذنوب کی ثابت ہے اور لفظ ذنوب سے یہ نکلتا ہے کہ سب طرح کے گناہ بڑے چھوٹے مغفور ہو جاتے ہین کیونکہ جہان کثرت معاصی کی ہوگی وہان صغائر کبائر سب ہی ہونگے اور تقدم و تاخر بہی ضرور ہوگا؞

فضل قراءت بعد نماز جمعہ

انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا جسنے بعد سلام پھیرنے امام کے دن جمعہ کو قبل اسکے کہ پاؤن پھیرے فاتحہ و قل ہو اللہ و معوذتین کو سات سات بار پڑہا اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے اخرجہ ابو عبد الرحمن السلمی حافظ نے کہا اسکی اسناد مین ضعف شدید ہے اور بعض روایات مین حفظ ما بینه وبین الجمعة الاخری آیا ہے اور ابو ہریرہ کا لفظ غفر له ما بینه وبین الجمعة الاخری وفضل ثلثة ایام آیا ہے رواہ مسلم مرفوعا۔

فضل صلوۃ التسبیح

اس نماز کے ثبوت و عدم ثبوت مین بڑا اختلاف ہے ہر طرف ایک جماعت گئی ہے اور حدیث
ابن عباس جو اس باب مین نزدیک ابو داؤد کے اور حدیث ابی رافع نزدیک ابن ماجہ و ترمذی کے
آئی ہے وہ نزدیک ائمۂ حدیث کے ضعیف ہے اور جسنے اوسکو صحیح کہا ٹھیک نہین کہا اسیوجہ سے
بعض محققین کے نزدیک یہ حدیث موضوع ہے پس حضرت نے کیا خوب فیصلہ اوسکا فرمادیا ہے کل من لہ
ممارسة لکلام النبوة لابد ان یجد فی نفسہ من هذا الحدیث ما یجد وقد
جعل الله فی الامر سعة عن الوقوع فیما هو متردد بین الصحة والضعف
والوضع وذلك بملازمة ما صح فعله او الترغیب فی فعله صحة لا شك فیها
ولا شبهة وهو الكثير الطيب انتهى اس حدیث مین ذکر غفران گناہان اول و آخر
و قدیم و حدیث و خطا و عمد و صغیر و کبیر و ستر و علانیہ کا آیا ہے ایک شان و نشان وضع کا
یہ بھی ہوتا ہے کہ عمل قلیل پر اجر کثیر مترتب ہو ؂

کتاب الصیام

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے جسنے قیام کیا رمضان کا ایمان و احتساب کی راہ سے اور
روزہ رکھا رمضان کا تو بخشے گئے گناہ اوسکے اگلے اور پچھلے رواہ احمد اسکو مسلم نے بھی کئی
طرق سے بدون لفظ ما تاخر کے روایت کیا ہے بخاری مین یہ لفظ نہین ہے لکن نسائی مین
یہ زیادت آئی ہے یہ قیام عام ہے تراویح و تہجد کو ؂

فضل قیام عشرہ آواخر رمضان

حدیث عبادہ بن صامت مین فرمایا ہے شب قدر عشر اواخر رمضان مین ہوتی ہے جو کوئی اون

شبون مین بجستجو سے وجہ اللہ قیام کرتا ہے اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشدئے جاتے ہین
رواہ احمد حافظ ابن حجر نے کہا اسکے رجال ثقات ہین مگر سند مین انقطاع ہے بعض نے کہا
ہے کہ لیلۃ القدر کی فضیلت اوسی کو ملتی ہے جسکو اللہ تعالی اوسپر مطلع کرتا ہے اگر کسی شخص نے
اوس شب مین قیام کیا اور شب کو نہ پہچانا تو اوسکو یہ فضیلت نہ ملیگی لکن اذرعی نے کہا ہے کہ تحدید
لیالی عشر مین مستحب ہے تاکہ یقینا اوسکی فضیلت حاصل کرے انتہی مین کہتا ہون جو احادیث
اس باب مین آئی ہین اونکا مقتضا یہی ہے کہ یہ فضیلت حاصل ہوتی ہے اگرچہ بعینہا عارف
شب قدر نہو واللہ اعلم *

فضل صوم یوم عرفہ

حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے کہ جسنے روزہ رکہا دن عرفہ کے بخشے گئے گناہ اوسکے اگلے اور پچھلے
اخرجہ ابو سعید النقاش فی امالیہ حافظ نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے لکن صحیح مسلم مین
ابو قتادہ سے رفعًا یون آیا ہے کہ صوم یوم عرفہ مین گمان کرتا ہون اللہ پر کہ مکفر ہو سال گذشتہ
اور سال آیندہ کا *

کتاب الحج

فضل اہلال از مسجد اقصی

حدیث ام سلمہ مین فرمایا ہے جس نے اہلال کیا حج یا عمرہ کا مسجد اقصی سے بخشے گئے اگلے پچھلے گناہ
اوسکے یا واجب ہوئی اوسکے لئے جنت رواہ ابو داؤد ورواہ البخاری فی تاریخہ الکبیر لکن بالفاظ اخر

فضل حج خالص

حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے جو شخص آیا حج کو اور وہ ارادہ اللہ کا رکھتا ہے بخشے گئے گناہ اوسکے اگلے پچھلے اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ یہ حدیث غریب ہے جابر کا لفظ یہ ہے جس نے پورا کیا نسک اپنا اور سلامت رہے مسلمان اوسکے ہاتھ و زبان سے بخشے گئے اگلے پچھلے گناہ اوسکے رواہ ابو یعلی و سندہ ضعیف *

فضل نماز در مقام ابراہیم علیہ السلام

کتاب شفا مین یہ حدیث لکھی ہے جس نے پڑہین پیچھے مقام کے دو رکعتین بخشتا ہے اللہ اگلے پچھلے گناہ اوسکے اور حشر کرے گا اوسکو دن قیامت کے امن والون مین حافظ نے کہا اسکی سند دیکھنا چاہیے لکن حدیث عباس بن مرداس سے جو درباره دعاے عرفہ و مزدلفہ نزدیک ابن ماجہ کے آئی ہے یہ مطلب نکلتا ہے اونہین حضرت نے واسطے مغفرت ظالم کے بھی دعا کی ہے اور وہ دعا قبول ہوئی سمہودی نے کہا اس حدیث کے کسی طریق مین ذکر ما تقدم و ما تاخر کا نہین دیکھا طبری نے کہا یہ محمول ہے توبہ کرنے پر مظالم سے یا عاجز ہونے پر وفاے مظالم سے اور ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات مین گنا ہے لکن حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہ حدیث بوجہ سکوت نزدیک ابو داؤد کے صالح ہے شرط حسن پر اور کئی طریق سے آئی ہے بعض طرق عاضد بعض ہین و مثلہ فی الفہم العمیق علی قاری نے کہا حمل تبعات کا اسجگہ صغائر پر چاہیے جمعاً بین الروایات *

فضل نظر بجانب کعبہ

ابن جماعہ نے اپنے منسک کبیر مین کہا ہے کہ حضرت نے فرمایا جسنے نظر کی طرف خانۂ خدا کے ایمان د

احتساب کی راہ سے اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے اور حشر اوسکا دن قیامت کے امن والون مین ہوگا اسکو حسن بصری نے بھی اپنے رسالہ مین لکھا ہے لکن سند مین نظر کرنا چاہیے کیسی ہے ❖

کتاب الاذکار والقراءۃ

فضل آخر سورۂ حشر

حدیث انس مین فرمایا ہے من قرء اٰخر سورۃ الحشر غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر رواہ الثعلبی فی تفسیرہ حافظ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے ❖

فضل تعلیم قرآن باولاد

حدیث انس مین رفعًا آیا ہے کہ جسنے سکھایا قرآن اپنے فرزند کو بخشے گئے اگلے پچھلے گناہ اوسکے الحدیث رواہ الطبرانی حافظ نے کہا اسکی سند مین ایک راوی نامعروف ہے ❖

فضل تسبیح وتکبیر وتہلیل

حدیث ام ہانی مین سو سو بار تسبیح وتکبیر کہنے پر وعدہ مغفرت گناہ گذشتہ وآیندہ کا فرمایا ہے رواہ ابو الشیخ بطولہ حافظ نے کہا اسکی سند ضعیف ہے ❖

کتاب الجہاد

فضل رباط

ایک حدیث انس کی دربارہ رباط عکہ نام شہر کے رفعاً آئی ہے رواہ ابو الحسین الربعی لکن حافظ نے اوسکو منکر کہا ہے اور آثار وضع کے اوسپر ظاہر ہین ❖

فصل قوداعی

اس بارہ مین حدیث ابن عمر رفعاً یون آئی ہے کہ جو لے چلا کسی اندہے کو چالیس قدم تک اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے رواہ ابن منذہ فی امالیہ حافظ نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور ابن الجوزی نے اسکو موضوعات مین گنا ہے اسجگہہ یہ فایدہ یاد رکہنا چاہیئے کہ محاورہ سلف مین جسطرح اطلاق لفظ کراہت ولاینبغی کا حرمت وتحریم پر آتا ہے اسیطرح اطلاق لفظ ضعف کا وضع پر بہی ہوتا ہے اور قرینہ مقام وسیاق وسباق کلام سے اہل معرفت اوسکو پہچان لیتے ہین لہذا اکثر لوگ بوجہ عدم معرفت اس فائدہ کے کبہی موضوع پر حکم ضعف کا سنکر یہ خیال کرتے ہین کہ اس حدیث کی کچہہ اصل ہے حالانکہ یہ بات نہین ہوتی ہے ❖

فصل سعی در حاجت مسلمان

حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے جس نے سعی کی اپنے بہائی مسلمان کے لیئے اوسکے کسی کام مین خواہ وہ کام ہو گیا یا نہوا تو اللہ تعالی اوسکے اگلے پچہلے گناہ بخشدیتا ہے رواہ عبد اللہ الناصح فی فوائدہ اسکو حافظ نے ضعیف کہا ہے اور اذرعی نے موضوع اور یہی بات قوی معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم ❖

فصل دور کردن خار از راہ

ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین اللہ نے ایک شخص کے اگلے پچھلے گناہ بخشدئے اوسنے مسلمانون کی
راہ مین سے ایک شاخ خاردار علیحدہ کردی تھی رواہ ابن حبان وغیرہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

فضل مرض در غربت

مختصر الفردوس مین یہ حدیث لکھی ہے کہ غریب آدمی یعنی مسافر جب بیمار ہوتا ہے تو داہنے بائین
آگے پیچھے اپنی نظر کرتا ہے کسی کو نہین دیکھتا کہ اوسکو پہچانے تو اللہ اوسکے اگلے گناہ بخشدیتا ہے
حافظ سخاوی نے اسکو مقاصد حسنہ مین طرف فردوس کے منسوب کیا لیکن اسکی سند محتاج نظر
ہے یہ حدیث ابن عباس سے رفعاً مروی ہے کذا فی التفریح بعض احادیث مین موت غربت کو
شہادت فرمایا ہے لیکن اوسکی سند بھی ضعیف ہے ✦

فضل مصافحہ

حدیث انس مین فرمایا ہے جب دو مسلمان وقت ملاقات کے مصافحہ کرتے ہین اور حضرت پر درود
بھیجتے ہین تو وہ جدا نہین ہوتے یہانتک کہ اللہ اونکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیتا ہے رواہ ابویعلی
وغیرہ لیکن روایت سنن مین ذکر مجرد مغفرت کا بغیر ما تقدم و ما تاخر آیا ہے محمد بن خطاب کہتے ہین
فقہا نے کہا ہے مصافحہ رکھنا ہی کف دست کا کف دست پر اتنی دیر کہ سلام و سوال غرض سے
فارغ ہو اور اختطاف ہاتھہ کا بعد ملاقات کے مکروہ ہے انتہی مین کہتا ہون مصافحہ ایک ہاتھہ سے
ہوتا ہے اور دونون ہاتھہ سے مصافحہ کرنا سنت مرفوع سے ثابت نہین ہے ہان ایک اثر مین آیا
ہے ابن الملبق نے کہا جسکو مغفرت کی حرص ہو وہ اچھی طرح سے مصافحہ کرے حدیث انس مین
آیا ہے کہ حضرت جب کسی کا ہاتھہ پکڑتے تو جبتک ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ

وقنا عذاب النار نہ کھنے پاتہہ چھوڑتے رواہ ابن السنی ٭

فضل حمد عقب لبس و طعام

معاذ بن انس نے رفعًا کہا ہے جسنے کہانا کہایا پھر کہا الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا الطعام ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے اور جسنے کپڑا پہنا اور کہا الحمد للہ الذی کسانی ھذا من غیر حول منی ولا قوۃ اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے رواہ ابوداؤد ابن حجر نے کہا یہ اسناد حسن ہے ٭

فضل درازی عمر در اسلام

حدیث عثمان میں فرمایا ہے اللہ تعالی نے کہا جب پہنچا بندہ میرا چالیس سال کو تو عافیت میں رکہتا ہون میں اوسکو تین بلاؤن سے جنون و جذام و برص اور جب پچاس سال کو پہنچا ہر تو اسکا حساب آسان لیتا ہون اور جب ساٹھ برس کو پہنچتا ہے تو انابت کو طرف اوسکے محبوب کردیتا ہون اور جب ستر برس کو پہنچتا ہے تو فرشتے اوسکو دوست رکہتے ہین اور جب اسّی برس کو پہنچتا ہے تو اوسکے حسنات لکہے جاتے ہین اور سیئات گرادئے جاتے ہین اور جب نوّے برس کو پہنچتا ہے تو فرشتے کہتے ہین کہ یہ اللہ کا قیدی ہے زمین مین اور اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشدئے جاتے ہین اور وہ اپنے گہر والون کی شفاعت کرے گا رواہ الترمذی اسکو ابن حبان نے شداد بن اوس سے بھی روایت کیا ہے اور اس باب مین ابوہریرہ و ابن عباس و انس وغیرہم سے بھی احادیث مرفوعہ آئی ہین جملہ خصال جنکا ذکر اسجگہہ ہوا ہے ۲۳ خصال ہین اس تفصیل سے ۱ اسباغ وضو ۲ اجابت موذن ۳ تامین ۴ صلوۃ الضحی ۵ قرارت فاتحہ وغیرہ بعد نماز جمعہ ۶ صلوۃ التسبیح

۷ صیام و قیام رمضان ۸ قیام عشرۂ آخر رمضان درجستجوئے شب قدر ۹ صوم یوم عرفہ ۱۰ احرام باندہنا بیت المقدس سے طرف کعبۂ معظمہ کے ۱۱ حج خالص ریا و سمعہ وغیرہا سے ۱۲ نماز پڑہنا مقام ابراہیم مین ۱۳ نظر کرنا طرف کعبۂ مکرمہ کی ۱۴ سکہانا قرآن کا اولاد کو ۱۵ تسبیح و تکبیر و تہلیل کرنا سو سو بار ۱۶ رباط عکہ ۱۷ لیجلنا اندہے کا راہ مین ۱۸ کوشش کرنا کام مین کسی مسلمان کے ۱۹ دور کرنا کانٹے کا راہ مسلمین سے ۲۰ بیمار ہونا مسافرت مین ۲۱ مصافحہ کرنا مسلمان سے ۲۲ حمد کرنا وقت طعام ولباس کے ۲۳ بوڑہا ہونا حالت اسلام مین منجملہ ان خصال کے حافظ ابن حجر نے سولہ خصال لکہی ہین اور سیوطی نے اونکو نظم کیا ہے لکن بعد تنقید روایات کے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صحیح و حسن انمین بہت کم اور ضعاف بہت زیادہ اور بعض موضوع بھی ہین اتنی بات ہے کہ فضائل مین ان خصال حمیدہ کے احادیث سنن بھی آئی ہین اور ادنمین ذکر غفران ذنوب کا ہے مگر بلا قید تقدم و تاخر حاصل یہ ٹہیرا کہ ان خصال کے بجا لانے سے صغائر ذنوب مغفور ہو جاتے ہین اور ہو سکتا ہے کہ کسی شخص کے کبائر بھی معاف ہو جائین لکن قیاس کو اسجگہہ دخل نہین ہے کار بر عنایت است باقی رہا نہ صغائر اس کثرت سے ہین جنکا حصر مشکل ہے اسی لئے اہل علم نے اونکی تعداد سے قطع نظر کرکے فقط تعداد کبائر کی لکہی ہے یہ کبائر دو طرح پر ہین ایک کبائر باطنہ جیسے ناحق کا غصہ اور کینہ و حسد و کبر و عجب و خیلا و غش و نفاق و بغی و احتقار مردم و طمع و تسخط مقدر و نحو ہا یہ سب ساٹہہ یا چہیاسٹہہ عدد ہین دوسرے کبائر ظاہرہ یہ سب چار سو ایک کبیرہ ہین استقلالاً ان سب کا ذکر رسالۂ قواطع و قوارع مین مع دلیل و تفصیل کے آچکا ہے اور شمار انکا نام بنام خاتمۂ کتاب دلیل الطالب علی ارجح المطالب مین لکہا ہے اور شرح بسیط انکی کتاب زواجر عن اقتراف الکبائر مین موجود ہے اور مجموعہ ان سب کا چار سو سرسٹہہ کبیرہ ہوتے ہین بندہ

ہر دم خطا وار پر وردگار رہے اگر ہر گناہ صغیرہ وکبیرہ پر اوسکی پکڑ ہوا اور اعمال صالحہ تکفیر سیئات
کی نکرین تو ہلاک نقد وقت ہے اسلیئے رحمت واسعہ آلہی نے یہ تقاضا فرمایا کہ سیئات صغیرہ
کی تکفیر حسنات روزمرہ سے ہوتی رہے اور سیئات کبیرہ کے لیئے توبہ وانابت کو مکفر ٹھیرایا ہے
اور بے توبہ بخشدینا کبیرہ کا خرق عادت ہے نہ سنت مستمرۂ آلہی تعالی شانہ اسپر آدمی غرہ نکرے
بلکہ توبہ واستغفار فی الفور بمجرد وقوع گناہ کے بجالائے کہ یہ ایک عمدہ علامت سعادت ونجات
کی ہے اور شرمندگی، وندامت ایک امارت ہے صحت عبودیت کی اور فضائل توبہ و استغفار کے
بہت ہین رسائل محو الحوبہ وتفریج الکروب اونپر مشتمل ہین اور خوف ورجا مین رسالہ صدق اللجا
بغایت جامع ونافع ہے حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے قال اللہ تعالی من علم
انی ذو قدرۃ علی مغفرۃ الذنوب غفرت لہ ولا ابالی مالم یشرک بی شیئا رواہ
فی شرح السنۃ معلوم ہوا کہ سوا سے شرک وکفر کے جتنے گناہ ہین سب لیاقت مغفرت کی
رکھتے ہین اور سب سے بڑھکر اس باب مین یہ حدیث مرفوع انس رضی اللہ عنہ ہے قال اللہ
تعالی یا ابن ادم انک ما دعوتنی ورجوتنی غفرت لک علی ما کان فیک ولا ابالی
یا ابن ادم لو بلغت ذنوبک عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لک ولا ابالی یا ابن
ادم انک لو لقیتنی بقراب الارض خطایا ثم لقیتنی لا تشرک بی شیئا لاتیتک بقرابہا
مغفرۃ رواہ الترمذی ورواہ احمد والدارمی عن ابی ذر وقال الترمذی ہذا
حدیث حسن قرآن شریف بہی اسی مضمون حدیث پر متضمن ہے قال اللہ تعالے
ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اسی جگہہ سے توحید کو راس
طاعات افضل حسنات کہا ہے لکن تحقق ساتہہ توحید خالص کے اور تجنب شرک سے بغایت مشکل
ہے اکثر جاہل لوگ فقط کلمہ پڑہنے کو مسلمانی جانتے ہین اور معنی کلمہ کے معتقد وعامل نہین ہین۔

اسی لیئے گرفتار شرک ہوگئے ہین اور بعض لوگ کلمات کفر کو بے تکلف زبان پر جاری کرتے ہین
اور نہین جانتے کہ ایمان اونکا جاتا رہا اور وہ مرتد ہوگئے علمار حنابلہ نے چار سو کلمے کفر کے لکھے
ہین اور علمار حنفیہ نے اس تعداد سے بھی زیادہ بتائے ہین سو شرک وکفر ایسی چیز ہے کہ اوس سے
ایمان جاتا رہتا ہے اور کلمہ گو ہونا یا نمازی وروزہ دار ہونا کچھ نفع نہین دیتا یہ مغفرت ذنوب
متقدمہ ومتاخرہ کی اوسی کے حق مین ہے جو موحد خالص ہے اور جس کسی کے عقیدہ وعمل مین کوئی
قول وفعل شرک وکفر کا آگیا ہے خواہ وہ اوس سے جاہل ہو یا اوسکا عالم تو کوئی گناہ بھی اوسکا
بڑا ہو یا چھوٹا بخشا نہین جاتا ہے بلکہ وہ مستحق خلود نار کا ہوجاتا ہے عیاذاً باللہ اسلیئے شان
ایمان دار کی یہ ہے کہ انواع شرک وکفر واقسام بدع وضلالات کو کتب ورسائل اسلام سے بخوبی سمجھ لے
تاکہ حالت غفلت وجہالت مین ایسا نہو کہ کہین سرمایہ ایمان کا ہاتھ سے جاتا رہے اور اسکو خبر تک
بھی نہو یہ بیان شرک کا کتاب تقویۃ الایمان اور اوسکے اخوات مین مذکور ہے اور رد بدعات مین
کتاب تذکیر الاخوان بہت خوب ہے فی الحال آٹھ دس رسائل بیان توحید ورد شرک مین لکھے
گئے ہین اونکے مطالعہ سے انشاء اللہ تعالیٰ طالب صادق موحد مخلص تارک شرک وبدعت ہوسکتا ہے
اگر توفیق الٰہی بھی شامل حال اوسکے ہو ورنہ ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ ٭ بالجملہ جس شخص
کو یہ حرص وطمع ہو کہ میرے گناہ اگلے پچھلے معاف ہوجائین اور مین مستحق مغفرت ونجات کا
سمجھا جاؤن اوسکے لیئے یہ بات ضرور ہے کہ وہ پہلے اپنا عقیدہ وعمل مطابق ظاہر کتاب وواضح سنت
کے درست کرے پھر جہانتک ممکن ہو بموجب اونکے عمل کرے پھر جو گناہ صغیرہ یا کبیرہ براہ جہل و
اغواء نفس وشیطان اوس سے صادر ہوجائین فی الفور بلا توقف اوسپر نادم پشیمان ہوکر تدارک
اونکا توبہ صحیحہ واستغفار صادق سے کرے انشاء اللہ تعالیٰ وہ ناجی ہوگا ٩

از پشیمانی مشو غافل کہ روز باز خواست	برگ عیش تست ہر دستی کہ بر ہم سودہ

گر خطائے از تو سر زد در پشیمانی گریز	۵	گر خطا نادم نگردیدن خطائے دیگر ست

حدیث شریف مین آیا ہے کہ الندم توبۃ یعنی پشیمان ہونا توبہ ہے پھر جب کہ ان پشیمانی کے ساتھ عزم عدم عود بھی آملتا ہے اور انسان خوف خدا سے ڈر جاتا ہے تو وہ گناہ طاعت کا کام کرتا ہے اور اللہ کو نہایت درجہ خوشی اوسکے توبہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے جتنی خوشی کہ کسی شخص کو اپنی چیز گم شدہ کے ملنے سے نہین ہوتی اور اللہ تعالی اُس بندۂ تائب پر مہربان ہو جاتا ہے جسطرح کہ توبہ سے پہلے اوسپر غضبناک تھا ۵

ندامت گنم و دست رحیم کند		شکست توبہ ام آواز الکریم کند
ز بحر معصیتم ابر مغفرت خیزد	۵	کہ زیر سایۂ شرم گناہ خویشتنم
سر پیش فگندن ز گنہ داد نجاتم	۵	صد طاعت ناکردہ بیک سجدہ ادا شد
دل درست اگر ہست آفرینش را	۵	ہمان دلست کہ از خجلت گناہ شکست

خاتمہ

احادیث تعمیر فی الاسلام مین بطرق کثیرہ حق مین شخص پنجاہ سالہ و شصت سالہ کے یہ آیا ہے کہ اذا بلغ خمسین سنۃ حاسبہ حسابا یسیرا فاذا بلغ ستین سنۃ حببت الیہ الانابۃ رواہ الترمذی عن عثمان اور حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے فاذا بلغ خمسین سنۃ و ہو الدہر خفف اللہ عنہ الحساب فاذا بلغ ستین سنۃ و ہو فی ادبار من قوتہ رزقہ اللہ الانابۃ الیہ رواہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول ابن عباس کا لفظ رفعا یہ ہے فاذا بلغ خمسین سنۃ رزقہ اللہ الانابۃ الیہ فاذا بلغ ستین سنۃ حببہ اللہ تعالی الی اہل سمائہ وارضہ رواہ الحاکم فی تاریخ نیسابور انس نے رفعا کہا ہے فاذا بلغ خمسین ہون اللہ حسابہ فاذا بلغ الستین رزقہ اللہ الانابۃ

رواہ البیہقی فی کتاب الزہد اسیطرح ان حدیثون مین ذکر شخص ہفتاد سالہ وہشتاد سالہ ونود
سالہ کا بھی آیا ہے یہ احادیث بتمامہا خاتمہ دلیل الطالب مین مذکور ہین جو کہ مناسب میری عمر کے
یہی الفاظ تھے اسلیئے اسجگہہ یہی الفاظ لکھے گئے اور غالب اعمار اس امت کی یہی ساٹھ ستر
سال پایا بین اسکے ہوتی ہین اور ایسے لوگ جو اسّی نوے برس کو پہنچین بہت کم ہوتے ہین میری
ولادت بلدۂ بریلی مین نانا کے گہر ۱۹ جمادی الاولی سنہ ۱۲۴۸ھ کو ہوئی اب سنہ ۱۳۰۵ھ ہجری ماہ شوال
ہے اس حساب سے مین فی الحال سال پنجاہ وہفتم مین ہون مجھے اللہ سے یہ امید ہے کہ مجھکو
انابت بخشے اور توفیق توبہ واستغفار کی لطف فرمائے اور اگر مین اوس عمر تک پہنچون کہ جسکو
اللہ دوست اور اہل سما دوست رکھتے ہین تو یہ اوسکا فضل ہے وکان فضل اللہ علی
کبیرا مین اسجگہہ شمار منن منان رحمن کا نہین کرسکتا اور نہ اوسکے فضل وکرم کی گنتی بتا سکتا ہون
اسلیئے کہ وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوہا اگرچہ ذکر بعض منن کا بیچ کتاب ابقاء المنن
بالقاء المحن مین کیا ہے اور اس امر کا بھی مقر ہون کہ اون پہاڑ برابر نعمتون اور تفضلات
کے مقابلہ مین آجتنک ابتدائی تکلیف سے باوجود اس طول عمر کے ذرہ برابر بھی شکر خدا کا
مجھسے ادا نہین ہوا ہے ؎

از دست و زبان کہ بر آید — کز عہدۂ شکرش بدر آید

اور مجھے اس بات کا بھی اعتراف ہے کہ مین سراسر گرفتار دام معصیت ہون اگرچہ دل سے
کارہ ہون لکن ظاہر حال مین بلاشک وشبہہ آلودۂ ذنوب ہون اور میرے گناہ بھی اتنے ہین کہ
زمین کی تہ سے آسمان کی چوٹی تک پہنچ گئے ہین بقول کسے ؎

از جرم ما مپرس چہ مقدار و چند بود — ما کوہ قاف را بہتر ازو گذاشتیم

معہذا حدیث لا ابالی جو در بارۂ غفران ذنوب لا تناہی باستثناء شرک آئی ہے بشارت رسان ہے

اسلئے تمام امید میری رب کریم و رحمن رحیم سے یہ ہے کہ میرے عذرات و فجرات سے تجاوز فرمائے اور میرے بحر بحر کو اگلے ہوں یا پچھلے اپنی رحمت تامہ سے محو کردے اور مجھسے وہ کام لے کہ جسکے سبب سے میرے سیئات مبدل بحسنات ہوجائیں ع یہ طلب تو اپنی طرف سے ہے اور اودہر سے دیکھئے کیا ملے * حدیث عایشہ میں فرمایا ہے ان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ علیہ متفق علیہ آپ میں عمر ہفت و پنجاہ سال کو پہونچا لکن ہنوز ہیز نابالغ ہوں اور یہ پیری میری صبح کاذب ہے الا ان یتغمدنی اللہ برحمتہ فان رحمۃ اللہ واسعۃ وکرمہ عمیم و فضلہ جم

رباعی

یارب ہنم و دست تہی چشم پر آب	جان دادہ و دل سوختہ و سینہ کباب
نامہ سیئہ و عمر تبہ کار خراب	از روے کرم بفضل خویشم دریاب

واخر دعوانا ان الحمد للہ اولا واخرا اللھم اجعل عمری اخرہ ـــ

تمت

صحت نامہ تبشیر العاصی

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۸	۳	ابن ایاس	ابن ابی ایاس	۱۲	۶	التعلی	الثعلبی
رر	۱۴	بینہ	بینہ	۱۳	۵	منذہ	مندہ
۱۱	۱۵	جمیعا	جمعا	۲۰	۱	سرو	سرواہ

تاریخ سیر